صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 18 فروری 2020ء بمطابق 23 جمادی الثانی 1441ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ ۙ O لَعَلِّیۡۤ اَعۡمَلُ صَالِحًا فِیۡمَا تَرَکۡتُ کَلَّا ؕ اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ O فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ O فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ O وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فِیۡ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ O تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ وَهُمۡ فِیۡهَا کٰلِحُوۡنَ O اَلَمۡ تَکُنۡ اٰیٰتِیۡ تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَکُنۡتُمۡ بِهَا تُکَذِّبُوۡنَ O قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَیۡنَا شِقۡوَتُنَا وَکُنَّا قَوۡمًا ضَآلِّیۡنَ O رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَاِنۡ عُدۡنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوۡنَ۔

(ترجمہ): (یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجائے گی تو کہنا شروع کرے گا کہ "اے میرے رب، مجھے اُسی دنیا میں واپس بھیج دیجیے جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا" ہر گز نہیں، یہ بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے اب اِن سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک۔ پھر جونہی کہ صور پھونک دیا گیا، ان کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ اُس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور اُن کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔ کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟۔ وہ کہیں گے "اے ہمارے رب، ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی واقعی ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار، اب ہمیں یہاں سے نکال دے پھر ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے"۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ جی، (تالیاں) ان کو مائیک دے دیں، (تالیاں) مائیک دے دیں ان کو، (تالیاں) مائیک دے دیں ان کو، (تالیاں) مائیک دے دیں ان کو، سیکرٹری صاحب! مائیک دے دیں ان کو۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب فضل الہی: جناب سپیکر، کل ہمارے ایک مہربان، ایک نہایت ہی سینیئر لیڈر۔۔۔۔۔

(شور/تالیاں)

جناب فضل الہی: جناب نعیم الحق صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

(شور/تالیاں)

جناب فضل الہی: اور میں اپنے ہر دلعزیز بھائی۔۔۔۔۔

(شور/تالیاں)

جناب فضل الہی: مولانا صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اور اس کے بعد مجھے ایک منٹ کا موقع دیا جائے تاکہ میں ان کی زندگی کے بارے میں دو تین منٹ میں بات کر سکوں، تھینک یو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ پھر شور ہو گیا، اب کیا کروں؟

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: انہوں نے نعیم الحق صاحب کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کی ہے، کل بھی ہوئی ہے، دعا فرمائیں نعیم الحق صاحب کی مغفرت کے لئے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے ذاتی وضاحت

جناب سپیکر: میں، کل اکرم درانی صاحب نے جو مجھ پر الزامات لگائے ہیں، میں ان کی Clarification کرنا چاہتا ہوں، کل انہوں نے مجھے موقع نہیں دیا تھا، انہوں نے پہلا الزام مجھ پہ یہ لگایا تھا کہ میں نے پچھلا اجلاس Prorogue کیوں کیا تھا؟

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز، پہلا الزام یہ لگایا تھا محترم نے کہ میں نے پچھلا اجلاس کیوں Prorogue کیا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے تب Prorogue کیا تھا کہ ساٹھ ممبران اسمبلی نے گوشوارے (چلکے) الیکشن کمیشن میں داخل نہیں کئے تھے، الیکشن کمیشن نے انہیں کام سے روکا ہوا تھا اور ویسے بھی بیس تیس لوگ روز روز نہیں آتے، تو میں نے اس لئے اجلاس کو Prorogue کر دیا تھا۔ دوسری بات۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please, order in the House, please, order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تمام ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، تمام ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please, order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Be patient, please. یہ ہمیں زیب نہیں دیتا، تشریف رکھیں، سب ممبران تشریف رکھیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سب ممبران تشریف رکھیں، اس ماحول کو بہتر کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سب ممبران تشریف رکھیں، سب ممبران اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں، دیکھیں چھوٹے بچے طالب علم آئے ہوئے ہیں ہمارا اجلاس دیکھنے کے لئے، وہ کیا تاثر لے کے جائیں گے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محب اللہ صاحب! تشریف رکھیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، ہم اجلاس کو کسی کو یرغمال نہیں بنانے دیں گے، تمام ممبران اپنی نشستوں پر جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب سپیکر: میری تمام ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، سینیئر ممبران دونوں اطراف کے اپنے اپنے ممبران کو سمجھائیں، اپوزیشن کے بھی سینیئر ممبران اور ٹریژری بنچز کے بھی پلیز تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر اور سیکرٹری اسمبلی آپس میں بات کر رہے ہیں)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب سپیکر: اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، تمام آنریبل ممبران اپنی نشستوں پر جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تمام آنریبل ممبرز اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، میری تمام ممبران سے گزارش ہے، دونوں اطراف کے کہ اپنی نشستوں پر جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز اپنی نشستوں پہ جائیں حاجی صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، ہم کارروائی شروع کرتے ہیں اپنے اجلاس کی، ہم اپنے اجلاس کی کارروائی شروع کرتے ہیں، تشریف رکھیں۔ یہ کل۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اپنی نشستوں پر سب تشریف رکھیں، کارروائی شروع کرتے ہیں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please.

جناب سپیکر: سب آنریبل ممبرز اپنی نشستوں پہ جائیں، سب آنریبل ممبرز اپنی اپنی نشستوں پہ جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please, order in the House, please.

جناب سپیکر: تشریف رکھیں آپ، آپ کو میں ہاؤس کو یرغمال نہیں بنانے دوں گا، Please take your seat، بیٹھ جائیں اپنی نشست پہ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب سپیکر: بہت ہو گیا آرام سے بیٹھیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order in the House, please, order in the House, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سب نشستوں پہ بیٹھیں، پلیز، تشریف رکھیں سب۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اپنی Explanation دے رہا تھا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے تب اجلاس Prorogue کیا کہ ساٹھ ممبران کے گوشوارے جمع نہیں تھے۔ دوسری بات کہ جو اپوزیشن نے ریکوزیشن جمع کرائی تھی، اس میں چند ایسے حضرات کے دستخط تھے کہ جنہوں نے گوشوارے جمع نہیں کروائے تھے، ان کو کام سے روکا گیا تھا، پھر ہم نے اپوزیشن کو یہ اطلاع دی کہ آپ اپنی ریکوزیشن دوبارہ جمع کروائیں، جب انہوں نے جس دن دوبارہ جمع کروائی، اسی دن گورنر صاحب کا آرڈر آگیا، اجلاس کو گورنمنٹ نے بلالیا تھا، پھر ہم نے اجلاس بلا لیااور پھر کل جو گزر گیا ہے، گیارہ بجے میں نے میٹنگ بلائی تھی تمام پارلیمانی لیڈرز کی Including Opposition Leader تاکہ ان کا جو ایجنڈا ہے، وہ ہم اس اجلاس میں شامل کر سکیں لیکن وہ اس اجلاس میں تشریف نہیں لائے اور بائیکاٹ کیا، اس لحاظ سے یہ ساری ذمہ داری اپوزیشن لیڈر پہ اور اپوزیشن پہ عائد ہوتی ہے، میرے اوپر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور انہوں نے غیر ضروری طور پر کل ہنگامہ آرائی کی۔ Now, the 'Question's ' hour'، کوئسچن نمبر 4246، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4257، جناب سراج الدین صاحب، نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4256، جناب سراج الدین صاحب، جناب سراج الدین صاحب نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4288، ظفر اعظم صاحب، وہ نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4359، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ، جناب صاحبزادہ صاحب نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4360، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4488، جناب صلاح الدین صاحب، وہ نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4473، جناب صلاح الدین خان، جناب صلاح الدین صاحب نہیں ہیں تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ جناب فیصل زیب، کوئسچن نمبر 4475، نہیں ہیں تو یہ Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4476، جناب فیصل زیب صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 5216، رنجیت سنگھ صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 5178، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 5181، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 5182، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، Lapsed۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4246 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہری پور میں دو ماہ قبل کلاس فور ملازمین نے اپنے حقوق کے لئے آواز اٹھائی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کو سزا کے طور پر ڈی ایچ کیو ہری پور سے پشاور ڈی جی صحت آفس میں تبدیل کر دیا گیا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کو ڈی جی آفس نے لینے سے انکار کر دیا ہے اور واپس ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس ہری پور بھیج دیا گیا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کی تنخواہیں بھی بند ہیں؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ملازمین کو کیوں تبدیل کیا گیا، ان کی تبدیلی کے آرڈرز کی کاپیاں فراہم کی جائیں، نیز وہ اب جس جگہ ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی نہیں، کلاس ملازمین نے حقوق کے لئے نہیں بلکہ یونین کے عہدیداران ہونے کے ناطے ڈیوٹی نہ کرنے کے لئے ایک دن احتجاج کا اعلان کیا اور یہ بھی 195 کلاس فور ملازمین میں سے صرف 20 ملازمین تھے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ بیس ملازمین میں سے صرف سات کلاس فور ملازمین کا انکوائری کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں ڈی جی ہیلتھ پشاور میں تبادلہ کیا گیا کیونکہ ان کو Misconduct کا مرتکب پایا گیا اور ان کے خلاف مزید انضباطی کارروائی کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ڈی جی آفس نے ان ملازمین کو لینے سے انکار نہیں کیا تھا بلکہ ان کو تعیناتی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ہری پور کے حوالے کیا تھا۔

(د) جی ہاں، کیونکہ مذکورہ کلاس فور ملازمین کی مزید تعیناتی ابھی زیر التواء ہے۔

(ھ) مذکورہ کلاس فور ملازمین ڈی ایچ کیو ہری پور میں کام کر رہے تھے اور ہسپتال کی انتظامیہ کے مطابق یہ ملازمین اپنی ڈیوٹیاں صحیح طور پر سرانجام نہیں دے رہے تھے اور ان کو ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے بار بار تنبیہ کی جارہی تھی لیکن اس کے باوجود جب ان کی ڈیوٹیاں ڈیوٹی رومز میں لگائی گئیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے ہڑتال کر دی، بعد آزاں ڈپٹی کمشنر کی ہدایات کے مطابق کلاس فور ملازمین کے خلاف سینیئر ڈاکٹروں پر مشتمل کمیٹی نے انکوائری کی جن کی سفارشات پر سات کلاس فور جو کہ یونین کے

فعال رہنما تھے، ان کو ڈیوٹی سے فارغ کیا گیا اور ان کو ڈیوٹی ڈی جی ہیلتھ پشاور کو رپورٹ کرنے کا حکم دے دیا گیا تاکہ ان کی کہیں اور پوسٹنگ کی جا سکے اور آخر میں ڈی جی ہیلتھ نے ان کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کو تعیناتی کے لئے حوالے کیا گیا۔

4257 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں حالیہ مہینوں کے دوران پولیو کے مزید کیسز سامنے آئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں ضلع وار پولیو کے رجسٹرڈ کیسوں کی تعداد کیا ہے، نیز حکومت نے نئے کیسز سامنے آنے کے بعد متاثرہ اضلاع میں کس قسم کے مزید حفاظتی اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2019 کے دوران اب تک صوبہ میں پولیو کے 75 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ضلع	سال2018	سال2019
بنوں	---	24
شانگلہ	---	01
ڈی آئی خان	---	02
چارسدہ	01	01
تورغر	---	07
لکی مروت	01	24
ہنگو	---	02
صوابی	---	02
خیبر	01	01
باجوڑ	05	01
جنوبی وزیرستان	---	01

شمالی وزیرستان	---	08
ٹانک	---	02
ٹوٹل	08	75

مزید برآں پولیو کیسز میں دوبارہ اضافے اور حکومت نے ان پر قابو پانے کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل مہیا کی گئی۔

سال 2019 کے دوران پولیو کیسوں میں اضافہ کی وجوہات:

(1) پولیو ویکسی نیشن کے زبردستی اقدامات، کمیونٹی کی جانب سے مزاحمت اور پولیو ویکسی نیشن سے انکار کا بڑھتا ہوا رجحان۔

(2) پولیو ٹیموں پر کمیونٹی کی جانب سے ویکسی نیشن سے انکار کو رپورٹ نہ کرنے کے لئے دباؤ کے نتیجہ میں جعلی فنگر مارکنگ کا رجحان۔

(3) مقامی کمیونٹی کی جانب سے پولیو ویکسی نیشن کو مختلف شہری سہولیات کی فراہمی کے مطالبات سے مشروط سودے بازی کرنا۔

(4) ابلاغی (کمیونیکیشن) سرگرمیوں کا نئے چیلنجز سے ہم آہنگ نہ ہونا۔

(5) بعض علاقوں تک رسائی کے مسائل۔

پولیو کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لئے صوبائی حکومت اور معاون اداروں کے اٹھائے گئے اقدامات:

(1) ماہرین کی ٹیموں کے ذریعے پولیو کیسوں کی تفصیلی تحقیقات کی گئی ہیں اور اس کے نتائج کی بنیاد پر ایکشن پلان مرتب کئے گئے (جو نفاذ کے مرحلہ میں ہیں)۔

(2) اب تک چار وسیع پیمانے اور چار ابتدائی ویکسی نیشن مہمات کا انعقاد کیا گیا ہے جبکہ اس سال دو مزید مہمات بھی چلائی جائیں گی۔

(3) پولیو ویکسی نیشن سے انکار کرنے والے خاندانوں کے خلاف تادیبی اقدامات کا خاتمہ کیا گیا ہے۔

(4) بھرپور توجہ کے ساتھ وسیع تر ابلاغی سرگرمیوں یا کمیونیکشن 'ایکٹیویٹیز' (بشمول میڈیا کوریج، بل بورڈز، بینرز، کمیونٹی کے ساتھ مکالمہ چوبیس گھنٹے ہیلپ لائن اور فیس بک پر ویکسی نیشن مخالف پیجز کی بندش) کا نفاذ کیا جا رہا ہے جن کی مفصل 'میپنگ' سے راہنمائی کی گئی ہے۔

(5) ضروری 'ایمیونازیشن' کے لئے خیبر پختونخوا بھر میں توسیعی 'آوٹ ریچ' سرگرمیوں کا نفاذ کیا گیا ہے۔

(6) قانون نافذ کرنے والے اداروں کی حمایت اور رابطہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(7) انسداد پولیو مہمات کی نگرانی کو مزید سخت کیا گیا ہے۔

(8) پولیو کے حوالے سے ہائی رسک اور سپر ہائی رسک یونین کونسلوں کی نشاندہی کر کے ان پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

(9) علماء، سکالرز، ڈاکٹرز، سیاسی رہنماؤں، اساتذہ اور صحافیوں کو انسداد پولیو سے متعلق آگاہی دینے اور انہیں شامل کرنے کے لئے پروگرامات کا انعقاد کیا گیا۔

(10) پولیو پروگرام کے اہلکاروں کی کارکردگی پر مبنی یکساں احتسابی عمل کا آغاز کیا گیا ہے۔

(11) پولیو ویکسی نیشن سے انکار کے خاتمہ کے لئے مقامی سطح پر وسیع البنیاد کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

4256 _ <u>جناب سراج الدین</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں سانپ اور کتے کے کاٹنے کی ویکسین ناپید ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس حوالے سے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے اور اگر ویکسین کی کمی کا مسئلہ در پیش نہیں ہے تو ماہ اگست کے وسط میں یکہ غنڈ، ضلع مہمند میں سانپ کے کاٹنے سے بر وقت ویکسین نہ ملنے سے جان بحق ہونے والی بچی کے حوالے سے حکومت نے کیا اقدامات کئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت)</u>: (الف) جی نہیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ جان بحق ہونے والی بچی کو آر ایچ سی یکہ غنڈ، ضلع مہمند نہیں لایا گیا جبکہ ان کو علاج کے لئے سول ہسپتال شبقدر لے جایا گیا، مزید برآں متعلقہ واقعہ کے بارے میں محکمہ صحت نے ایک تفصیلی انکوائری کروا لی ہے جن کی سفارشات کی روشنی میں تمام ذمہ دار افسروں کو تبدیل کیا گیا، اس کے علاوہ محکمہ صحت کی طرف سے تمام ضلعی ہیلتھ افسران اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو تاکید کی

گئی کہ وہ اپنے زیر نگرانی تمام صحت کے اداروں میں سانپ کے کاٹنے کی ویکسین اور دیگر ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات کی موجودگی کو یقینی بنائے۔(متعلقہ انکوائری رپورٹ کی کاپی مہیا کی گئی)

4288 ۔ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تھانہ لتمبر کے سب انسپکٹر، حال ڈی ایس پی مانسہرہ، نے ڈھائی سال پہلے بیوہ بمعہ تین بچوں، وہاب اسلام عمر دس سال، احمد اسلام عمر نو سال اور مصدق اسلام عمر سات سال کو سوات لے گئے ہیں اور تاحال بچوں کو گھر نہیں آنے دیا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بچے اب کہاں پر ہیں اور کس مقصد کے لئے رکھے گئے ہیں، کیا محکمہ ایسے پولیس آفیسر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): بحوالہ مذکورہ سوال عرض ہے کہ:

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ سابقہ ایس ایچ او تھانہ لتمبر انسپکٹر عمرزاد خان ڈھائی سال پہلے بیوہ بمعہ تین بچوں، وہاب اسلام عمر دس سال، احمد اسلام عمر نو سال اور مصدق اسلام عمر سات سال کو سوات لے کر گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سوال یعنی (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے، تاہم مذکورہ سلسلے میں بعدالت جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کرک ایک پٹیشن منجانب آصفہ بی بی Vs محمد صدیق بسلسلہ برآمدگی طفلان زیر سماعت ہو کر مورخہ 12-11-18 کو خارج ہو چکی ہے۔(عدالتی حکم نامہ مہیا کیا گیا)۔

4359 ۔ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک ضلع دیر بالا میں واقع ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، کیٹگری ڈی اور آر ایچ سی کو سالانہ کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، نیز ان اداروں کی مذکورہ عرصہ میں سالانہ آمدنی کتنی تھی، اس کی تفصیل ہر ہسپتال کی شعبہ وار الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) سال 2013 سے 2018 تک ضلع دیر بالا میں واقع ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، کیٹگری ڈی ہسپتال اور آر ایچ سیز کو سالانہ فنڈ فراہم کیا گیا ہے اور اس عرصہ میں ان مراکز کی جتنی آمدنی آئی ہے، اس کی تفصیل مہیا کی گئی)۔

4360 ۔ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز سرکاری طور پر آئی بی پی (IBP) کے زیر انتظام خدمات فراہم کر رہے ہیں جبکہ سرکاری ہسپتالوں کے باہر ڈاکٹرز نجی پریکٹس بھی کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا محکمہ ان نجی پریکٹس کرنے والے ڈاکٹروں، لیبارٹریوں، ایکسرے، سرجریز، الٹراساؤنڈ اور ریڈی ایشن کے نجی مراکز کے لئے فیس مقرر کرنے اور ان کے تعلیمی اسناد کی تصدیق کرنے کا اختیار حاصل ہے، اگر محکمہ کو مذکورہ اختیار حاصل نہیں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ ڈاکٹروں و مراکز کو کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛ نیز

(ii) آیا محکمہ کے پاس سرکاری ملازمت کرنے والے ڈاکٹروں کو نجی پریکٹس کرنے سے روکنے کے لئے کوئی طریقہ کار موجود ہیں، اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) اس سلسلے میں عرض ہے کہ نجی مراکز صحت کو ریگولیٹ کرنے کے لئے حکومت خیبر پختونخوا نے 2015 میں ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا، تمام نجی مراکز صحت سے متعلقہ ڈاکٹروں کی تعلیمی اسناد وغیرہ کی جانچ پڑتال ہیلتھ کیئر کمیشن، ان کی متعلقہ کونسل کے ذریعے کراتا ہے جس کے بعد ان کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے، تاہم نجی مراکز صحت اور ڈاکٹروں کی فیس کے تعین کے لئے ابھی تک قانون سازی نہیں کی جا سکی۔ ہیلتھ کیئر کمیشن ان نجی مراکز صحت کے خلاف کارروائی کرتی ہے جو کہ ہیلتھ کے اصولوں پر پورا نہ اترتے ہوں۔

(ii) اس سلسلے میں عرض ہے کہ PMDC Code of Ethics 2002, کے مطابق ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے، تاہم جو ڈاکٹرز صاحبان مینجمنٹ کیڈر کی پوسٹوں پر تعینات ہیں یا وہ (NPA)، 'پریکٹسنگ' الاؤنس لیتے ہیں، وہ نجی پریکٹس نہیں کر سکتے۔

4488 _ <u>Mr. Salahuddin</u>: Will the Minister for Establishment be pleased to state that:

(a) Recruitment in the Police and other departments will be carried out through the Governor or through his consent in the erstwhile FATA;

(b) If so, then under which Law, as the Khyber Pakhtunkhwa and Chief Minister is the Chief Executive of the Province;

(c) The Minister may please be given assurance on the floor of the House, the transparency in the said recruitment process;
(d) As recommendation of the MPAs of adjacent constituencies taken into consideration, give detail please?
Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): (a) Recruitment/induction in Police Department/Levies is carried out under Section-34 of the Police Act, 2017, (Copy enclosed). District Levies are recruited under Section–IV of the Federal Levies Rules, 2013, (Copy enclosed)
(b) Nil.
(c) All the recruitment process in Police Department will be carried out through accredited testing agency and Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission.
(d) Nil.
4473 _ Mr. Salauddin: Will the Minister for Home and Tribal Affairs be pleased to state:
(a) That what has been done so for to tackle the issue of road blockages throughout Peshawar, what government intends to do in future to manage the said roads blockages, provide complete detail?
Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): (a) The Peshawar City is facing grave Traffic issues with the commencement of BRT Project, started on 19-10-2017, subsequently City Traffic Police, Peshawar earnestly resorted for managing various diversion for the long corridor and construction sites to elevates the suffering of general public. An additional deployment of 700/800 traffic officials has also been made at BRT construction sites, to mitigate traffic issues. Moreover, awareness campaigns have also been launched continuously to educate, facilitate and regulate the road users on priority basis about traffic rules, BRT alternate routes and multiple diversions plans in the best interest of public.

4475 _ جناب فیصل زیب: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ حلقہ PK-24 میں کیٹگری سی ہسپتال پورن میں آپریشن تھیٹر تو موجود ہے لیکن سرجن ڈاکٹر موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو دوسرے اضلاع میں جانا پڑتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال کو سرجن ڈاکٹر مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ نے اس ضمن میں میٹنگ منعقد کی ہے جو کہ مختلف 'سپیشلٹی' کے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کی بھرتی کے لئے کنٹریکٹ بنیادوں پر کام شروع کر دیا ہے اور عنقریب بھرتیاں شروع ہو جائیں گی اور متعلقہ اضلاع میں ترجیحی بنیادوں پر ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ محکمہ صحت نے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی تعیناتی ڈومیسائل کی بنیاد پر کی ہے اور محکمہ صحت یہ باور کرا رہا ہے کہ یہ ڈاکٹرز اپنا چارج سنبھال رہے ہیں۔

4476 _ <u>جناب فیصل زیب</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں نئے ہسپتالوں کی تعمیرات محکمہ کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع شانگلہ حلقہ PK-24 میں کہاں کہاں نئے ہسپتال تعمیر کیے جا رہے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: (الف) صوبے میں صحت کی سہولیات کی دستیابی محکمہ کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع شانگلہ حلقہ PK-24 میں ٹی ایچ کیو ہسپتال بشام کو کیٹگری ڈی ہسپتال میں اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ محکمہ صحت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے جس کے لئے 300.00 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، منصوبے کے پی سی ون پر کام جاری ہے۔

5216 _ <u>جناب رنجیت سنگھ</u>: کیا وزیر کھیل وثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں کھیلوں کا انعقاد کرتا ہے اور کھلاڑیوں کے لئے کھیل کا سامان بھی فراہم کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے سال 2013 سے 2019 تک اقلیتوں کے لئے کتنے ٹورنامنٹ منعقد کروائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ عرصے کے دوران اقلیتی ٹیموں کو جو کھیل کا سامان مہیا کیا گیا ہے، اس کی بھی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، محکمہ کھیل صوبہ میں کھیلوں کا انعقاد کرتا ہے اور حکومتی سطح پر منعقد ہونے والے کھیلوں کی منتخب شدہ ٹیموں کو کھیل کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔

(ب) کسی بھی ٹیم کے لئے کھلاڑیوں کا چناؤ اوپن ٹرائل اور اہلیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے نہ کہ مذہب، فرقہ یا قوم کی بنیاد پر، ٹرائل میں حصہ لینے والے تمام کھلاڑیوں کو یکساں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، جو کھلاڑی قومی اور صوبائی سطح پر کھیلے گئے مقابلوں کے لئے منتخب ہوتے ہیں، ان کو سپورٹس کا پورا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔

5178 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور میں منعقدہ قومی کھیلوں میں کن کن کھیلوں سے وابستہ کل کتنے کھلاڑیوں نے شرکت کی ہے؛

(ب) مذکورہ کھیلوں کے انعقاد پر کل کتنی لاگت آئی ہے، نیز نیشنل گیمز کے دوران کھلاڑیوں اور آفیشلز کو انعامات اور اعزازیوں کی مد میں کتنی رقوم فراہم کی گئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) نومبر 2019 میں پشاور میں ہونے والے قومی کھیلوں میں 32 مردوں اور 27 خواتین کے کھیل شامل تھے (فہرست فراہم کی گئی) ان کھیلوں میں 6920 کھلاڑیوں اور ٹیم کے عہدیداروں نے حصہ لیا تھا۔ اس کے علاوہ 1000 تکنیکی اہلکار بھی شریک ہوئے تھے۔

(ب) ان کھیلوں پر ٹوٹل -/179,649,000 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ خیبر پختونخوا کے میڈل جیتنے والے کھلاڑیوں میں نقد انعامات کی شکل میں -/4,515,000 روپے تقسیم کئے گئے۔ مزید یہ کہ صوبائی حکومت نے ماہانہ وظیفہ کا بھی اعلان کیا ہے جس کے مطابق گولڈ میڈل جیتنے والے کھلاڑی کو -/20,000 ماہانہ، سلور میڈل جیتنے والے کو -/15000 ماہانہ اور برونز میڈل جیتنے والے کو -/10000 ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ کھلاڑیوں کے لئے ان وظائف کا اجراء جلد از جلد کر دیا جائے۔

5181 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) فی الوقت صوبے میں بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹروں کی تعداد کتنی ہے؛

(ب) آیاحکومت مزید بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹرز قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے، یہ سنٹرز کن اضلاع میں قائم ہوں گے اور اس کے لئے فنڈز کس مد سے فراہم کیے جائیں گے، نیز ان سنٹروں میں کس قسم کی سہولیات دستیاب ہوں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: (الف) اس وقت صوبے میں ایک بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹر مکمل طور پر فعال ہے جو کہ محفوظ انتقال خون کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے اور اس کی عمارت حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے ساتھ واقع ہے۔

(ب) جی ہاں، حکومت ہر ضلع کی سطح پر بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹر قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے لیکن فی الحال صرف صوبے کے تین اضلاع میں بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹرز زیر تعمیر ہیں جن میں سوات، ایبٹ آباد اور ڈی آئی خان شامل ہیں۔ سوات میں ریجنل بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹر کی تعمیر پرانی بلڈنگ کی مرمت کر کے تیار کی گئی ہے جس کے لئے تمام ضروری مشینری کی خریداری ہو گی، صرف سٹاف کی بھرتی کاانتظار کیا جا رہا ہے اور یہ تمام اخراجات صوبائی حکومت خود برداشت کر رہی ہے اور ان تمام بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹروں میں خون بلا معاوضہ کی بنیاد پر صحت مند افراد سے حاصل کیا جائے گا اور اسی طرح مریضوں کو بغیر کسی معاوضے کے فراہم کیا جائے جبکہ دیگر اضلاع ایبٹ آباد اور ڈی آئی خان میں ریجنل بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹرز کی تعمیر جرمن گورنمنٹ کی تعاون سے جاری ہے جو کہ آئندہ ایک سال کے دوران مکمل ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا دو اضلاع میں یہ بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹرز 863.367 ملین روپے کی اخراجات سے تعمیر ہو رہے ہیں جس میں 55 فی صد اخراجات صوبائی حکومت برداشت کر رہی ہے جبکہ باقی 45 فی صد خرچہ جرمن گورنمنٹ ادا کر رہی ہیں۔

مندرجہ بالا بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹروں میں مریضوں کو محفوظ انتقال خون کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ان بلڈ سنٹروں میں بین الاقوامی / ڈبلیو ایچ او کے معیار کے مطابق طریقہ کار اختیار کیا جائے گا جس میں خون دینے والے صحت مند افراد اور خون لینے والے دونوں کی حفاظت کو مد نظر رکھا جائے گا۔

(i) صرف ان افراد سے خون لیا جائے گا جو خود مکمل طور پر صحت مند خون دینے کے قابل ہوں گے۔

(ii) صحت مند افراد سے حاصل شدہ خون کو پانچ بڑی بیماریوں (ہیپاٹائٹس بی، سی، ایڈز، ملیریا) جو کہ انتقال خون سے دوسرے افراد کو لگ سکتے ہیں، ٹیسٹ کیا جائے گا۔

(iii) بیماریوں سے محفوظ خون کے ایک بوتل سے خون کے اجزاء بنائے جائیں گے جس سے ایک طرف خون کی ضائع ہونے سے بچت ہوگی جبکہ دوسری طرف مریضوں کو ان کی ضرورت کے مطابق خون کا جز (سفید، سرخ) مہیا ہوگا۔

5182 _ <u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں کل کتنے ہیئر ٹرانسپلانٹ سنٹرز موجود ہیں اور ان میں کل رجسٹرڈ سنٹروں کی تعداد کتنی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت)</u>: (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں کل 25 ہیئر ٹرانسپلانٹ سنٹرز موجود ہیں جن میں سے خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن کیساتھ آٹھ ہیئر ٹرانسپلانٹ سنٹرز رجسٹرڈ ہیں اور 17 ہیئر ٹرانسپلانٹ سنٹرز کو نوٹس ایشو کیے جا چکے ہیں۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: رخصت کے لئے جو درخواستیں ہیں: اکبر ایوب صاحب آج کے لئے؛ ڈاکٹر امجد علی صاحب دو دن، آج اور کل 18 اور 19 کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ ایک دن کے لئے؛ شوکت علی صاحب آج کے لئے؛ واجد اللہ صاحب آج کے لئے؛ محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے دو یوم کے لئے، 17 اور 18؛ ضیاء اللہ بنگش صاحب ایک یوم کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ آج کے لئے: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: Leave granted. ‘Privilege Motions’: Sahibzada Sanaullah Sahib, MPA, to please move his privilege motion No. 55, in the House. Sahibzada Sanaullah Sahib, Sahibzada Sanaullah Sahib, your privilege motion, not present, lapsed. Mr. Faisal Zeb Sahib, MPA, to please move your privilege motion No. 58, in the House. Faisal Zeb Sahib, privilege motion, not present, lapsed. Item No. 06: Mr. Sirajuddin, MPA, to please move his adjournment motion No. 159, in the House. Mr. Sirajuddin Sahib, MPA, not present, lapsed. Item No. 07: ‘Call Attentions’: Mr. Ahmad Kundi,

MPA, to please move his call attention notice No. 1033, in the House. Mr. Ahmad Kundi Sahib; Mr. Ahmad Kundi Sahib, not present, lapsed. Mr. Salahuddin Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1036, not present, lapsed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ ایکوزیشن مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, in the House. Minister for Law.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister For Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce The Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا 'چیریٹیز' مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09: Minister for Law, to please introduce the Khyber Paskhtunkhwa, Charities (Amendment) Bill, 2020, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Charities (Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ ایکوزیشن مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member, in Clause 1 of the Bill, therefore, The question before the House is that Clause 1 may stand

part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment: Mr. Inayatullah, MPA, to please move his first amendment in Clause 2 of the Bill. So that is withdrawn. Again Mr. Inayatullah, MPA, to please move his second amendment in Clause 2 of the Bill. No, (withdrawn). Now the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ ایکوزیشن مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, may be passed.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2020, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

قاعدہ 227 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت جناب سپیکر کی جناب سے رولنگ

جناب سپیکر: میری رائے کے مطابق، میں ایک رولنگ دینا چاہتا ہوں، رولنگ یہ ہے کہ میری رائے کے مطابق بعض ممبران نے گزشتہ روز مورخہ 17 فروری 2020 کو اجلاس کے دوران انتہائی غیر مناسب، غیر مہذب رویہ اپنایا جو کہ رولز کی خلاف ورزی اور اس مقدس ایوان کی توہین ہے۔ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ رول 227 کلاز (2) کے تحت میرا اختیار ہے کہ میں ان کی تمام سیشن کے لئے اجلاس میں شرکت پر پابندی لگا سکتا ہوں لیکن پارلیمانی، لیکن پارلیمانی روایات اور اس ایوان کے تقدس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس دفعہ صرف نظر کرتے ہوئے تنبیہ کرتا ہوں کہ اس طرح کی حرکت سے گریز کریں ورنہ میرے پاس اپنے اختیارات کے استعمال کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہوگا۔ تمام معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ

نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے آئین اور تمام متعلقہ قوانین کی پاسداری کریں جن کا ہم سب نے حلف اٹھایا ہوا ہے۔.The sitting is adjourned till Friday 10:00 am۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 21 فروری 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)